سوال

(02) قبروں پر قبوں کے متعلق فیصلہ کن صورت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قبروں پر قبوں کے متعلق فیصلہ کن صورت

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قبروں پر قبوں کے متعلق فیصلہ کن صورت

علماء حنفیہ کے نزدیک بالاتفاق ایک مسلمہ اصول ہے کہ مسئلہ وہی صحیح ہے ۔ جو امام اعظم ابو حنیفہ نے فرمایا ہو۔ دلیل اُس کی معلوم نہ ہو تو بھی واجب العمل ہے ۔ دلیل معلوم ہو تو نور علی نور اصول فقہ کی مستند اور مسلم کتاب توضیح میں حنفی مقلد کا طریق کا استدلال یوں لکھا ہے ۔

اما المقلد فالدلیل عندہ قول المجتھد فالمقلد یقول ہذا الحکم ثابت عندي لانہ ادي الیہ راي ابی حنیفة وکل ما ادي الیہ راي ابی حنیفة فہو واقع عندي (توضیح مطبوعہ ہند ص 22 مطبوعہ مصر ص21)

یعنی حنفی مقلد کی طرز استدلال یوں ہے کہ وہ کہے کہ فلاں مسئلہ میرے نزدیک اس لئے صحیح ہے کہ امام ابو حنیفہ نے فرمایا ہے جو امام نے فرمایا بس وہی میرے نزدیک صحیح ہے ۔

اس اصول کے سامنے رکھ کر برادران حنیفہ امام ابو حنفیہ کا فتویٰ اس بارے میں سنیں! صاحب ردالمختار لکھتے ہیں ۔

عن ابی حنیفة نکرہ ان بنبعلیہ (اي القبر) بناء من بیت اوقبة او نحو ذلک لما روي جابر نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن تجصیص القبور وال بکتب علیہا وان ینی علیہ سلم (شامی مطبوعہ مصر جلد اول ص 267 باب الصلوٰاۃ الجنائز)

یعنی امام ابو حنیفہ مکروہ جانتے تھے قبر پر کسی کا مکان یا قبہ بنانا۔ کیونکہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے قبروں کو چونہ سے پختہ بنانے اور ان پر کچھ لکھنے اور عمارت بنانے سے ۔

اسی روایت کی بناء پر امام شافعیؒ کا قول ہے ۔

رایت الائمۃ بمکۃ یامرون بھدم مابنی (نووی شرح مسلم جلد اول ص312)

یعنی اامام شافعیؒ کہتے ہیں۔ میں نے مکہ شریف میں دیکھا ہے۔ کہ قبروں پر جو کچھ بنایا جاتا تھا۔ آئمہ یعنی حکام اُس ک گرانے کا حکم دیتے تھے۔

حدیث میں جو لفظ آیا ہے جو قبر بلند ہو اسے گرادو یہ اس فعل کی تایئد کرتا ہے۔ مقلدین خصوصاً حنفیہ کرام میں امام ابو حنیفہ کے قول کی تردید کی نہ سکت ہے۔ نہ اس کی تایئد کی حاجت کیونکہ وہ ان کے نزدیک حجت شرعیہ ہے۔ جس سے انحراف کرنے والوں اور تردید کرنے والوں کے حق میں ایک شعر پڑھا جاتا ہے۔ جو عموماًپختہ مقلدین غیر مقلدین کو سنا کر پڑھا کرتے ہیں۔ آج ہم ان کو سناتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے۔

فلعنۃ ربنا اعداد رمل

علی من رد قول ابی حنیفۃ

یعنی جو امام ابو حنیفہ کا قول رد کرے اس پر ریت کے ذروں جتنی لعنتیں ہوں۔

پھر یہ کیسے ممکن ہے۔ کہ ایک حنفی مقلد قبروں کے مسئلہ میں امام صاحب کا فتویٰ ہوتے ہوئے۔ کسی ایرے غیرے کی طرف تاکے یا انتظار کرے مثل مشہور ہے۔

الصباح یغنی عن المصباح

صبح کی روشنی میں چراغ کا کیا کام

حنفی اصول کے مطابق تو یہی خیال ہو سکتا ہے۔ کہ امام ابو حنیفہ کے فتوے کا کوئی حنفی رد نہیں کر سکتا لیکن امرت سر میں ایک حنفی عالم ایسے بھی ہیں۔ جنھوں نے اس خیال کو غلط ثابت کر دیا۔ اس عالم نے ایک رسالہ شائع کیا ہے جس کا نام ہے۔ ازالۃ الرین والمین۔ اس میں سوال و جواب کی صورت میں مضمون لکھا ہے۔ جن میں سے یک سوال مع جواب درج زیل ہے۔

سوال۔

امام ابو حنفیہ نے فرمایا ہے۔ کہ قبر پر چونہ نہ لگایا جائے اور مٹی سے لپائی بھی نہ کی جائے۔ اور اس پر کوئی بنیاد بھی کھڑی نہ کی جائے۔

اس سوال کا جواب فاضل مصنف نے جو دیا ہے وہ قابل توجہ اہل انصاف ہے۔ فرماتے ہیں۔

جواب۔

آپ (امام صاحب) کا کہنا بالکل حدیث کے مطابق ہے۔ اور اصل حکم یہی ہے۔ اور آپ چونکہ نہایت متقی اور پرہیز گار تھے۔ اس لئے آپ کی روایات اصلی احکام پر مشتمل ہیں۔ کہ جن کو اسلام میں عظیمت کہتے ہیں۔ مگر دوسری سم کے مسائل بھی ہیں کہ جن میں ضرورت زمانہ اور تبدیل حالات کے مد نظر رکھ کر حکم دیا جاتا ہے اس قسم کے احکام رخصت کہلاتے ہیں دیکھئے۔ وضو میں پاؤں دھونا فرض ہے اور عزیمت موزہ پہننا اور اُس پر دھونے کی بجائے مسح کرنا رخصت ہے۔ مسلم کو غیر مسلم سلطنت کے ماتحت رہنا رخصت ہے اور وہاں سے ہجرت کرنا عظیمت ہے۔ امامت یا تعلیم دینیات کی ملازمت پر تنخواہ حاصل کرنا رخصت ہے۔ اور بغیر تنخواہ یہ کام کرنا عظیمت ہے۔ غرض یہ کہ قبر کو بالکل سادگی میں رکھنا عظیمت ہے۔ اور اس پر گنبد وغیرہ بنانا رخصت ہے۔ خود ابو حنیفہ کا مقبرہ بغداد میں موجود ہے۔ اور دوسری صدی ہجری میں آپ کے مقبرہ پر گنبد بنوایا گیا۔ اس وقت آپ کے سینکڑوں شاگرد موجود ہیں تھے۔ کسی نے آواز نہیں اُٹھائی کہ آپ اس کو نا جائز کہتے تھے۔ کیوں بنایا جاتا ہے اصل بات یہ تھی کہ آپ کی قبر پر لوگ کثرت سے زیارت کے لئے حاضر ہوتے

تھے ۔ اس لئے لوگوں کے آرام کے لئے اور قبر کی حفاظت کے لئے یہ سب کچھ سلف صالحین 1 کے فتوے کے مطابق روا رکھا گیا تھا ۔ (اذالۃ الرین والمین ص 37-38)

جواب الجواب ۔

قابل مصنف نے اس جواب میں ایک اصولی مسئلے کی طرف اشارہ کیا ہے جو علم واصول میں مذکور ہے ۔ آپ کے جواب کا مطلب یہ ہے کہ امام ابو حنفیہ صاحب سے جو روایت پختہ قبر اور قبہ بنانے کی آئی ہے ۔ وہ بجائے خود صحیح ہے مگر عظیمت ہے ۔ اور قبہ بنانا رخصت ہے ۔

اس لئے عزیمت اور رخصت کی اصطلاح اور حکم ہم کتب اصول فقہ سے دکھا کر فاضل مصنف کی غلطی پر اطلاع دیتے ہیں ۔

علماء اصول نے احکام کی دو قسمیں کی ہیں ۔ ایک عزیمت دوسری رخصت عزیمت جس کا دوسرا نام ضروری ہے ۔ وہ حکم ہے جس جس

1 ۔ کون سلف صالحین صحابہ یا تابعین ؟

کا سبب موجود ہو اور حکم بحال ہو ۔ جیسے اقرار توحید اور ماہ صیام میں روزے کا رکھنا وغیرہ اس کے خلاف رخصت ہے ۔ یعنی وہ حکم جس کا سبب موجود ہو ۔ اور بوجہ کسی عارضے کے وجوب ملتوی ہو جیسے مجبوری کی حالت میں کلمہ کفر زبان پر جاری کر کے بچ جانا اور سفر میں روزہ نہ رکھنا ان دونوں قسموں کی بابت علماء اصول کا فیصلہ ہے ۔

حکمہ ان الاخذ بالعزیمۃ اولی (نور الانوار ص 170)

یعنی جس جگہ کسی عزیمت کے مقابلہ میں رخصت آئی ہو ۔ اُس جگہ بھی عزیمت (جانب وجوب) پر عمل کرنا بہتر ہے ۔ یہ تو ہے علماء اصول کا فیصلہ عزیمت اور رخصت کی بابت جس کا نتیجہ صاف یہ ہے کہ قبہ بنانا اگر رخصت بھی ہو تاہم نہ بنانا بہتر ہے ۔ پھر خفگی کیا ۔

اصل جواب ۔

مگر اصل بات یہ ہے کہ جس طرح عظیمت کا ثبوت شرع سے ہوتا ہے ۔ رخصت کا ثبوت بھی شرع سے ہے ۔ یعنی شریعت ہی بتائے کہ یہ ضروری کام فلاں وقت میں تمہارے حق میں ملتوی ہے ۔ ورنہ اس طرح تو ضروری ہے ۔ ضروری حکم پر بھی یہ حجت ہو سکتی ہے کہ اس کے لئے رخصت بھی ہے ۔ مثلاً نماز ۔ ذکواۃ ۔ وغیرہ افعال ضروریہ کی بابت بھی رخصت کی پچ نکالی جا سکتی ہے ۔ جو الحاد کا دروازہ کھولتی ہے ۔

چونکہ رخصت کے مدعی کے ذمہ رخصت کا ثبوت دینا ضروری ہے ۔ مصنف موصوف نے بھی اس فرض کو خود محسوس کیا ہے ۔ اس لئے اس فرض سے سبکدوش ہونے کی راہ آپ نے وہ اختیار کی جو حقیقتاً اس فرض کی ادائیگی کی راہ نہیں ہے ۔ کیونکہ آپ کا فرض تھا کہ شرع شریف میں قبر پختہ اور قبہ بنانے کی رخصت دکھاتے کسی آیت یا حدیث سے نہیں ۔ تو امام ابو حنیفہ کے قول سے ہی دکھاتے لیکن آپ نے ایسا نہیں کیا ۔ ہاں جو دیکھا یا وہ ناظرین نے دیکھا کہ خود امام ابو حنیفہ کا مقبرہ جو بنا ہے تو ثابت ہوا کہ اس کی رخصت ہے ۔ انہی معنی میں کسی مشہور ریاضی دان کا قول کہ چاول سفید ہیں ۔ لہذا زمین گول ہے ۔

اے جناب!

کیا امام ابو حنفیہ سے سالہا سال بعد کا فعل ادلہ شرعیہ میں کوئی دلیل ہے ۔ یہ کہنا کہ امام صاحب کے شاگرد موجود تھے ۔ انہوں نے منع نہیں کیا ۔ خود ثبوت طلب ہے بتایا جائے کہ کون شاگرد تھا ۔ اور اُس نے خوشی سے خاموشی کی ۔

ایک سوال ۔

ایسے رخصتی اصحاب سے ہم ایک سوال کرتے ہیں۔کیا آپ لوگ جو مقلد ہیں۔آپ صرف امام ابو حنیفہ کے مقلد ہیں۔یا اس تقلید میں کسی اور کی بھی شرکت ہے۔حالانکہ مقلد کا یہ اصول ہے۔

شرکت غم بھی نہیں چاہتی غیرت میری

غیر کی ہو رہے یا شب فرقت میری

ناظرین!

مصنف کا جواب تو آپ لوگوں نے سن لیا اب سنئے علماء مخول اور مقبول حنفیہ کرام کیا فرماتے ہیں۔

فتاویٰ علماء حنفیہ کرام بابت حرمت قبہ جات

سید الطائفہ حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی سے سوال ہوا جو مع جواب درج ذیل ہے۔

منقول از فتاویٰ رشیدیہ جلد اول صفحہ نمبر 94 معہ تصدق علماء۔دیوبند۔سہارن پور۔میرٹھ دہلی وغیرہ

سوال۔

قبور کا پختہ بنانا اور اُن پر عمارات وقبہ وروشنی وفرش وفروش وغیرہ جو کچھ کہ لوگ بیان کرتے ہیں۔قابل بیان نہیں۔حالانکہ امور مذکورہ کے منع شدید میں احادیث صحیحہ وارد ہیں۔اور فاعلین پر رسول اللہ ﷺ نے اللہ کی لعنت فرمائی ہے۔مگر پھر لوگ تکذیب احادیث کر کے اپنے فعل کی حجت پر قبور انبیاءؑ بالخصوص رسول اللہ ﷺ واولیاء کرام صحابہ وآئمہ مجتہدین کو پیش کرتے ہیں۔اور متبع احادیث وسنت کو منکر انبیاء واولیاء کہتے ہیں۔اور درپے ایزا رسانی ہوتے ہیں۔اور کہتے ہی کہ حرمین اور عرب میں جا کر خلاف شرع ان کو نہیں کہتے کیا قرآن وحدیث وہاں پر نہیں ہے۔لہذا عرض ہے کہ عرب وحرمین میں اگر علماء امور مذکورہ کا نع ہونا بیان نہ کریں تو یہ کیا حجت کا جواز ہوسکتا ہے۔

جواب۔

ہر گاہ کہ احادیث میں ممانعت ان امور کی وارد ہیں۔پھر کسی کے فعل سے وہ جائز نہیں ہوسکتے۔اور اعتبار قرآن وحدیث وقول مجتہدین کا ہے۔نہ افعال خلاف شرع کا اگر عرب میں اور حرمین میں امور غیر مشروعہ خلاف کتاب وسنت رائج ہوگئے۔تو جواز اُن کا نہیں ہوسکتا۔اور جو وہاں ان بدعات کو کوئی منع نہ کر سکے تو یہ حجت جواز کی نہیں ہوسکتی۔اس پر سکوت کی کوئی وجہ نہیں کتاب وسنت سے رد کرنا چاہیے۔(فقط بندہ رشید احمد گنگوہی)

تصدیق بر فتویٰ ہذا از علماء دیوبند اور سہار نپور مدرسہ مظاہر علوم الجواب صحیح

عزیز الرحمن مفتی دار العلوم دیوبند۔

عتیق الرحمن عثمانی معین الافتاء بدار العلوم دیوبند۔سراج احمد مدرس دار العلوم دیوبند۔مسعود احمد دار العلوم دیوبند اعزاز علی مدرس دار العلوم دیوبند۔۔۔۔الجواب صحیح۔عبد اللطیف مدرس مدرسہ مظاہر علوم سہار نپور۔عنایت الٰہی مہتمم مدرسہ مظاہر علوم۔الجواب صحیح۔خلیل احمد۔(مدرس اعلیٰ مدرسہ مظاہر علوم سہار نپور) الجواب صحیح۔ضیاء احمد مدرسہ مظاہر علوم الجواب صحیح بندہ عبد الرحمن مدرس مدرسہ مظاہر علوم۔الجواب صحیح منظور احمد عفا عنہ۔

تصدیق علماء حنفیہ شہر میرٹھ

الجواب صواب وضدہ خطاء کفایت اللہ گنگوہی مدرسہ اسلامیہ عرب میرٹھ۔

الجوابِ صحیح وخلافہ غلط فاحش لایصفی الیہ لانہ خلاف کتاب اللہ وسنت رسولہ وانکاز رائجا شائعا الکثرۃ الجہل

ابو نصر حبیب اللہ مدرس مدرسہ دارالعلوم جامع مسجد شہر میرٹھ۔ حشمت علی مدرس مدرسہ دارالعلوم جامع مسجد شہر میرٹھ

ہذا ہوالحق والحق احق ان یتبع

محمد مبارک حسین مدرس اول مدرسہ دارالعلوم شہر میرٹھ جامع مسجد الجواب صحیح السید احمد مدرس مدرسہ دارالعلوم جامع مسجد میرٹھ اظہر الدین مدرس دارالعلوم میرٹھ جامع مسجد

از مولانا اشرف علی تھانوی

تصیح مسئلہ ہذا

عن جابر نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یجصص القبر وان یبنی علیہ وان یکتب علیہ عن ابی حنیفۃ یکرہ ان یبنی علیہ بناء من بیت اوقبۃ او نحو ذلک لما روی جابر

ان روایات حدیثہ وفقیہ اور خود صاحب مذہب سے اس بناء کی کراہت ومخالفت ثابت ہوتی ہے۔ محمد اشرف علی تھانوی بھون ضلع مظفر نگر۔

(از فتاوی امدادیہ جلد دوم ص 156۔ (حافظ عبدالرحمن مدرس مدرسہ عربیہ امروہہ)

علماء حنفیہ دہلی کی تصدیق۔

قبریں پختہ بنانا اور قبروں پر قبے بنانا سب منکرات شرعیہ میں داخل ہیں۔ محمد کفایت اللہ۔ مدرس مدرسہ امینیہ دہلی۔ وحید حیدر حسین ایضا۔ ابو عامر عبدالحکیم صدیقی دہلی دفتر جمعیۃ العلماء نورالحسن مدرس مدرسہ حسین (دہلی) صحیح الجواب محمد اسحاق۔ ولایت احمد مدرس مدرسہ عالیہ فتح پوری دہلی۔

(ماخوذ از اخبار الجمیۃ دہلی مورخہ 2 ستمبر 25 عیسوی ص 6)

مختصر بات!

یہ ہے کہ قبروں کا پختہ بنانا اوراُن پر قبے تعمیر کرنا خلاف قرآن وحدیث اور خلاف مذہب حنفی اور مخالف فتاوائے علماء کرام ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ جو کام ناجائز ہے۔ اس کا جاری رکھنا بھی ناجائز ہے۔ جیسے نماز بے وضو پڑھنا۔ ناجائز ہے۔ اسی طرح شروع کرکے اسے جاری رکھنا بھی ناجائز ہے۔

نتیجہ صاف ہے۔

کہ قبروں پر اگر قبے بنائے گئے ہیں۔ تو بااختیار شخص ان کو گرادے تو حرج نہیں۔ کیونکہ حدیث شریف میں ہے۔

من راي منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ وان لم یستطع فبلسانہ وان لم یستطع فبقلبہ ولیس وراء ذلک من الایمان

یعنی جو کوئی ناجائز کام دیکھے اگر اُس کو اختیار اور طاقت ہے۔ تو اسے ہاتھ سے بدلے (یہ درجہ زی اختیار اشخاص کا ہے جن کے ایسا نہ کرنے پر فتنہ فساد نہ ہو) اور اگر ہاتھ کی طاقت نہیں تو زبان سے روکے۔ (یہ درجہ عالم علماء واعظین کا ہے۔) اور اگر کسی کے جبر و ظلم کے دباؤ میں زبان سے بھی نہیں روک سکتا۔ تو دل ہی دل میں اس کو برا جانے (یہ سب آخری درجہ ہے۔) اس کے بعد ایمان کی حیثیت سے کئی درجے ہیں۔

افواج نجدیہ نے :

جو مکہ مکرمہ میں قبروں اور مزارات پر سے قبے گرائے تو اسی حدیث کے ماتحت گرائے ہوں گے۔

اُن کو کہا گیا کہ تمہارے ایسا کرنے پر ہندوستان مسلمان خفا ہوں گے۔ تو انہوں نے کہا کہ ہمیں اس کام میں خدا کی رضا منظور ہے۔ سچ ہے۔

ہو گیا کیا دشمن اگر سارا جہاں ہو جائے گا۔

جب کہ وہ با مہر ہم پر مہرباں ہو جائے گا۔

ھٰذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 12 ص 17-24

محدث فتویٰ